Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۹۔۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۲۶/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۴ اخاء ۷۲ ۱۳ھش ' ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۳۰

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے' تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے' حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا' لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں' لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی' فوراً دودھ اتر آیا ہے۔ جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے' میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے' بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۸)

فضل عمر ہسپتال میں نئے آپریشن تھیٹر کا افتتاح

ربوہ ۹: اکتوبر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نئے آپریشن تھیٹر کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی امیر مقامی و ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کے ذریعے افتتاح فرمایا۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب آپریشن تھیٹر دیکھنے گئے اور ایک نشتر پر دعا کی۔ اس تقریب کے دیگر شرکاء میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نمایاں تھے۔ اس موقعہ پر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود خان صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں حاضرین کی آمد کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا فضل عمر ہسپتال خدا تعالیٰ کے فضل سے سہولیات فراہم کرنے کے سلسلے میں ترقی پذیر ہے۔ آج ہم ترقی کے ایک اور مقام پر اظہار تشکر کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں ہسپتال کے قیام سے لے کر آج تک ایک ہی آپریشن تھیٹر کام کر رہا تھا سرجری اور اس کی شاخوں میں کام بہت بڑھ چکا تھا۔ اس امر کا اندازہ گزشتہ سال کئے جانے والے آپریشنز کی تعداد سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

(۱) جنرل سرجری۔ ۶۵۱ آپریشنز (چھوٹے بڑے)
(۲) گائنی۔۔ ۳۹۴ آپریشنز (چھوٹے بڑے)
(۳) آئی۔۔ ۲۵۱ آپریشنز (چھوٹے بڑے)
(۴) ای این ٹی۔۔ ۳۰۴ آپریشنز (چھوٹے بڑے)

موجودہ حالات میں ایک ہی تھیٹر میں یہ سب آپریشن جو جنرل سرجری' گائنی' آئی اور ای این ٹی ENT کے ہیں' ہو رہے تھے اس بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے ان تمام شاخوں کے لئے علیحدہ علیحدہ دن مقرر کرنا پڑتے تھے۔ نیز بے ہوشی سے لے کر آپریشن تک اور آپریشن کے بعد ریکوری تک تھیٹر میں ہی مریضوں کو رکھا جاتا تھا۔ وقت کی کھپت زیادہ

باقی ص ۸ پر

درخواست دعا

○ مکرم فضیل عیاض احمد صاحب مدیر تشحیذ الاذہان کے ماموں مکرم و محترم اعجاز الحسن بھٹی (Pak Telecom) ابن چوہدری محمد شریف بھٹی صاحب آف فتو کے ضلع نارووال کئی ماہ سے معدے کے کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں اور اتفاق ہسپتال لاہور میں کمرہ نمبر ۱ (فرسٹ فلور) میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت اضطراب سے دعا کی درخواست ہے۔ (موصوف جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے) احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو معجزانہ رنگ میں صحت عنایت فرمائے۔

اپنے بزرگ آباء و اجداد کے ذکر کو زندہ کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

"گزشتہ چند سالوں میں میں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء و اجداد میں (...) یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی مجھ سے جو خاندان ملنے آتے ہیں ان کے بچوں سے جب میں پیار کی باتیں کرتا ہوں تو بسا اوقات یہ بھی پوچھا کرتا ہوں کہ تمہارے دادا کا نام کیا ہے تمہارے نانا کا نام کیا ہے پس وہ ابو امی یا ممی ڈیڈی تک ہی رہتے ہیں اور آگے نہیں چلتے۔ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ ماں باپ بھی سنتے ہیں تو ان کے چہروں پر ہوائیاں نہیں اڑتیں بلکہ ہنس پڑتے ہیں کہ دیکھو کہ جی اس کو تو اپنے نانا کا نام نہیں پتہ اپنے دادا کا نام نہیں پتہ۔ یہ کوئی لطیفہ تو نہیں یہ تو المیہ ہے یہ تو بہت ہی دردناک بات ہے۔ ان کو تو یہ بات دیکھ کر لرز جانا چاہئے تھا۔ کہ جن کے ذکر کو زندہ رکھنا حقیقت میں ضروری ہے جو آئندہ ان کے اخلاق کی حفاظت کرے گا ان کے ذکر سے تو یہ لوگ غافل ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے آباء و اجداد کون تھے۔ کیا ہوئے۔ انہوں نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں؟ پس پہلے کذکرکم آباءکم کے مضمون سے بات شروع کریں اور ان لوگوں کے ذکر کو اپنی اپنی مجالس میں زندہ کریں پھر جیسا کہ (کلام الہی) نے فرمایا ہے کہ یہ ذکر لازماً ذکر الہی میں تبدیل ہو گا کیونکہ ان کے ذکر کی تو جان ہی اللہ کے تعلق میں ہے یہ وہ پاک نسلیں ہیں جو خدا کی ہو چکی تھیں۔ ان کا خدا کے سوا کوئی تشخص دکھائی نہیں دیتا۔ اب اگر حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

/ اخاء ۱۳۷۲ ہش / اکتوبر ۱۹۹۳ء

حکومت کی ایک اہم ذمہ داری

کہتے ہیں کہ جو گالی دیتا ہے وہ اپنا منہ گندہ کرتا ہے۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ یہ کہنا کہ اس کا منہ گندہ ہوا تو آپ کو کیا۔ یہ بات غیر منطقی ہے۔ اس کے نتائج دور رس ہو سکتے ہیں۔ جھگڑا کھڑا ہو سکتا ہے۔ فساد برپا ہو سکتا ہے۔ امن کے خرمن میں آگ لگ سکتی ہے۔ گالی دی ہی کیوں جائے۔ ایک گالی دے گا تو دوسرے کو بھی گالی دینے کا خیال آئے گا۔ بلکہ جوش آجائے گا۔ اور پھر گالی بھی مختلف مواقع پر مختلف اثرات پیدا کرتی ہے۔ آپ نے کسی شخص کو گالی دی۔ وہ چپ رہا۔ اس کے بچے کو گالی دی تو جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے باپ کو گالی دی تو فساد کا امکان پیدا ہو گیا اور اگر ایسے شخص کو گالی دی جس کے ساتھ مذہبی عقیدت بھی وابستہ ہو تو جذبات قابو سے باہر ہو جانے کا امکان ہے۔

ایسے گالی دینے والوں کو روکنے کی ضرورت ہے۔ امن عامہ کے لئے اس عادت کو جڑ سے اکھیڑنے کی ضرورت ہے اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو معاشرہ خوشی اور خوشحالی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ ایک جگہ کا معاشرہ خوش نہ ہو تو دوسری جگہ کا معاشرہ بھی متاثر ہوتا ہے۔

ہم ربوہ میں رہتے ہیں۔ ربوہ ہمارا مرکز ہے۔ ہماری زندگی کی خوشیاں اور ہمارے غم اس کی فضاء سے وابستہ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں کا معاشرہ صاف ستھرا ہو۔ کوئی کسی کے جذبات سے نہ کھیلے۔ کوئی کسی کو برا بھلا نہ کہے۔ کوئی کسی کو گالی نہ دے۔ اور دنیا جانتی ہے کہ ہم لوگ۔ احمدیہ جماعت کے افراد۔ انتہائی صبر اور تحمل سے کام لینے والے ہیں۔ پانی سر سے بھی گذر جاتا ہے تو ہم خاموش رہتے ہیں۔ ظلم برداشت کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ شکوہ کرتے ہیں تو بس اپنے خدا سے۔ اور خدا ہی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری دادرسی فرمائے۔

لیکن لوگ حکومت کو بھی خدا کا سایہ کہتے ہیں۔ اور نگران حکومت جس سے گذشتہ دو اڑھائی ماہ واسطہ پڑا یہ تو واقعی خدا کا سایہ لگ رہی ہے۔ ہم اس حکومت سے اور اس کے بعد آنے والی حکومت سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ ہمارے ساتھ ربوہ میں کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ہمیں کس طرح گالیاں دی جا رہی ہیں۔ ہمارے بڑوں کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ ہمارے انتہائی محترم بزرگوں کا جس طرح ذکر کیا جا رہا ہے وہ دنیا کا کوئی شخص بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم امن کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔

ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری نبھائے اور ہمیں ہمارے غیروں کے ہاتھوں سے ناروا رویہ سے تحفظ دے۔ ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو گالیاں دینے والوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں سے روکے۔ ہمیں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ تفصیل سب جانتے ہیں۔

دن کو بھی گرچہ بُھولتا تو نہیں
رات بھر انکو یاد کرتا ہوں
ان سے غفلت کو موت کہتے ہیں
اور میں موت ہی سے ڈرتا ہوں

ابوالاقبال

الفضل کی قیمت میں اضافہ

اخباری کاغذ کی قیمت و دیگر اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے ملکی اخبارات نے قیمتوں میں اضافہ کیا ہے۔ مجبوراً روزنامہ الفضل کے سالانہ چندہ میں یکم نومبر ۹۳ء سے ۲۰۰ روپے سالانہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔ نئی قیمتیں درج ذیل ہوں گی۔

اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	-/۶۰۰ روپے
ششماہی چندہ	-/۳۰۰ روپے
سہ ماہی چندہ	-/۱۵۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ	-/۱۲۰ روپے
فی پرچہ	-/۲ روپے

بیرون پاکستان

	صرف خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزانہ پیکٹ
۱۔ خلیجی ریاستیں، سعودی عرب، مصر، الجیریا	۱۶ ڈالر	۶۵ ڈالر	۹۰ ڈالر
۲۔ انگلستان، یورپ، افریقہ، جاپان، انڈونیشیا	۲۰ ڈالر	۸۰ ڈالر	۱۱۰ ڈالر
۳۔ کینیڈا، یونائیٹڈ سٹیٹس	۲۵ ڈالر	۱۱۰ ڈالر	۱۲۵ ڈالر
۴۔ جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی	۳۰ ڈالر	۱۱۵ ڈالر	۱۵۵ ڈالر
۵۔ بھارت، نیپال، بھوٹان، سری لنکا	۱۰ ڈالر	۵۰ ڈالر	۶۰ ڈالر
۶۔ بنگلہ دیش، ایران، عراق، اردن، شام، ترکی	۱۰ ڈالر	۴۵ ڈالر	۵۰ ڈالر

(مینیجر الفضل)

O

خلعتِ رنگ گلستاں کو عطا کون کرے
قرض مٹّی کا جو سر پر ہے اَدا کون کرے

ایک دو زخم اگر ہوں تو مداوا ممکن
زخم بن جائے اگر جسم، دوا کون کرے

جہاں کانٹوں نے پہن رکھا ہو پھولوں کا لباس
ایسے ماحول میں جینے کی خطا کون کرے

منجمد برف کی مانند ہیں دل سینوں میں
بند دروازوں پہ بیکار صدا کون کرے

زہرِ خاموشی پئے پھرتے ہیں سب اہلِ وفا
سب ہوں بے مہر جہاں، ذکرِ وفا کون کرے

جھوٹ جس شہر میں پھیلا ہو وبا کی صورت
حق وہاں حق و صداقت کا ادا کون کرے

ایک چلتی ہوئی شمشیر ہے ہر تارِ نفس
قیدِ احساس سے اس دل کو رہا کون کرے

دوش پر سب ہی ہواؤں کے اُڑے جاتے ہیں
آج اندازۂ رفتارِ ہوا کون کرے

سب اندھیروں کے پرستار جہاں ہوں ثاقب
چاک ظلمات کی شب رنگ رِدا کون کرے

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

اس مشرقی معاشرہ میں جہاں بظاہر خاندان بڑے ہیں اور ظاہری روابط زیادہ مضبوط ہیں وہاں اندرونی طور پر ایک ایسا نظام چل رہا ہے جو ان روابط کو کاٹتا ہے اور نفرتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی لئے (کلام الٰہی) نے بارہا ہمیں رحمی رشتوں کی طرف متوجہ فرمایا (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اے بنی نوع انسان! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے۔ ایک ہی جان سے پیدا کرنے کے بہت سے مفاہیم ہیں۔ اس موقعہ سے تعلق رکھنے والا ایک مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے پر کوئی برتری نہیں رکھتا اور ایک جان میں اکٹھے ہونے کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اس لئے معاشرہ جو ایک جان سے پیدا کیا گیا ہے اس کو ایک جان والا معاشرہ بنا رہنا چاہئے۔ وہ معاشرہ جو بٹ کر کئی جانوں میں تبدیل ہو جاتا ہے وہ اپنی اصل کو بھول جاتا ہے اور اس میں افتراق پیدا ہو جاتا ہے۔ فرمایا: ہم نے تمہیں کثرت بھی عطا کی۔ کثرت سے مرد بھی پیدا کئے اور عورتیں بھی پیدا کیں لیکن اس لئے نہیں کہ تم باہم افتراق کرو۔ ایک دوسرے سے دلوں کے لحاظ سے لپٹ جاؤ بلکہ اس لئے کہ تم ان تعلقات کو دوبارہ باندھو اور پھر ایک ہونے کی کوشش کرو۔ یہ پیغام (-) آخر پر یوں دیا گیا کہ (-) ہم نے تمہیں تمام دنیا میں پھیلا دیا اور ایک جان سے بے شمار جانیں پیدا کیں مگر اس لئے نہیں کہ رشتے ٹوٹ جائیں بلکہ اس لئے کہ رشتے قائم ہوں اور بڑے احترام کے ساتھ قائم ہوں فرمایا جس خدا سے تم منتیں کر کے اپنی مرادیں مانگتے ہو یاد رکھنا کہ وہ خدا تمہیں تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔ ان دونوں باتوں کو اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت یا مرد دونوں میں سے جو بھی ہو رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتا اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے پیغام ہے کہ تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ اس نکتہ کو سمجھنا بہت ہی ضروری ہے کیونکہ بے شمار خطوط جو مجھے دعا کے لئے ملتے ہیں ان میں ایسے بھی بہت سے خطوط ہوتے ہیں کہ ہماری دعائیں پتہ نہیں کیوں قبول نہیں ہوتیں۔ دعائیں قبول نہ ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر ایک وجہ جو یہاں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم نے اپنے خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے کی بجائے ایسی حرکتیں کیں کہ یہ تعلقات قطع ہو جائیں تو یاد رکھنا کہ تم خدا سے اپنا تعلق منقطع کر لو گی اور جس سے منتیں کر کر کے اپنی مرادیں مانگتی ہو وہ تمہاری مرادیں پوری نہیں کرے گا۔

یہ تفسیر میری نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تفسیر ہے۔ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ خدا کا نام رحمان اسی مادہ سے ہے جس مادہ سے ماں کا وہ عضو "رحم" کہلاتا ہے جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: رحم ماں کے Uterus کے لئے بھی نام رکھا گیا اور رحم ہی خدا کے رحمان نام کی بنیاد ہے۔ فرمایا اگر تم رحمی رشتوں کو کاٹو گے تو خدا کے رحم سے بھی کاٹے جاؤ گے اور ایک کا دوسرے سے بڑا گہرا تعلق ہے پس جو رحمانیت سے کاٹا گیا وہ کہیں کا بھی نہیں رہا اور ایسے معاشرے کا رحمانیت سے کاٹے جانے کا ایک یہ مفہوم ہے کہ اس معاشرے میں محبت نہیں پل سکتی اور نفرتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو رحم سے کاٹا گیا وہ رحمانیت سے کاٹا گیا۔ اس کا ایک مفہوم تو وہی ہے جو میں نے بیان کیا کہ پھر خدا کی طرف سے تمہاری دعاؤں کے باوجود رحم کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ ایسا معاشرہ رحمت سے عاری ہو جاتا ہے اور اس میں نفرتیں پلنے لگتی ہیں۔

دیکھنے میں بہت بڑی بڑی خرابیاں ہمیں مغربی معاشرے میں دکھائی دیتی ہیں اور ان کا ازالہ بھی ضروری ہے' ان کا تدارک بھی ضروری ہے لیکن چونکہ اکثر احمدی خواتین سردست مشرقی معاشرہ سے تعلق رکھنے والی ہیں اس لئے میں ان کو متوجہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے محض تنقید کی نظر سے مغربی معاشرے کو دیکھا اور ان کو اپنے معاشرہ کی طرف بلایا تو وہ بھی جواباً" تنقید کی نظر سے آپ کے معاشرے کو دیکھیں گی اور یہ حق رکھیں گی کہ کہیں کہ یہ معاشرہ ہمیں قبول نہیں ہے۔ کیونکہ یہ معاشرہ تقویٰ پر مبنی نہیں اور اس کے نتیجہ میں پھر Racialism (نسلی تعصب) پیدا ہو گا۔ اس کے نتیجہ میں جغرافیائی اور قومی تفریقات پیدا ہوں گی اور نفرتیں پیدا ہوں گی جو قوموں کو قوموں سے الگ کریں گی۔ اس کا صرف مغرب سے تعلق نہیں مشرق سے بھی تعلق ہے۔

میں جب افریقہ کے دورہ پر گیا تو وہاں کئی جگہوں پر مجھ سے بعض افریقن خواتین نے بعض پاکستانی خواتین کی شکایت کی کہ ان کا یہ طرز زندگی ہے اور وہ ہم پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہیں کہ یہ (دینی) طرز زندگی ہے اور ہم اس کی نمائندہ اور علمبردار ہیں آپ بتائیں کہ کیا یہ (دینی) طرز زندگی ہے اور اگر نہیں تو کیا احمدیت پاکستانیت دنیا پر ٹھونسنے کے لئے اور نافذ کرنے کے لئے پیدا کی گئی تھی۔ بعض جگہ غلط فہمیاں تھیں۔ بعض جگہ ان کی شکایت میں حقیقت تھی میں نے جب ان کے سامنے کھول کر بات بیان کی تو بڑی اچھی طرح سمجھ گئیں اور میں نے ان کے اوپر یہ بات خوب روشن کر دی کہ احمدیت اور پاکستانیت ایک چیز کے دو نام نہیں ہیں۔ احمدیت اور ہے۔ احمدیت (دین حق...) ہے (-) اور جس عورت میں وہ ادا پائی جاتی ہے اس کا حق ہے کہ وہ (دین حق....) کی نمائندگی میں تمہیں یہ تعلیم دے کہ اس عادت کو اپنا لو یا رہن سہن کی اس رسم کو اپنا لو اور اس کے علاوہ جو باقی باتیں ہیں اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ آپ تک پہنچائے اور یہ دعویٰ کرے کہ گویا وہ (دین...) کی نمائندہ بن کر آپ کو یہ سلیقے سکھانے کے لئے آئی ہے۔

مغربی دنیا کی خرابیوں میں سے بہت بڑی خرابی وہی انفرادیت ہے۔ معاشرے میں خود غرضی پیدا ہو چکی ہے اور خود غرضی کو مزید تقویت دینے کے لئے دنیا کی لذتیں اور جدید آلات جو یہ لذتیں پیدا کرنے میں ممد بنے ہوئے ہیں یہ ایک بہت ہی بھیانک کردار ادا کر رہے ہیں۔ دن بدن معاشرہ اس لئے بکھر رہا ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں جدید ترقیات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے لذت یابی کے ذرائع سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کروں اور اس راہ میں کوئی رشتہ حائل نہیں ہوتا۔ کوئی تعلق حائل نہیں ہوتا۔ بیٹا جو کماتا ہے وہ اپنے تک محدود رکھتا ہے۔ شاذ ہی وہ اس سے اپنی غریب بہن کو حصہ دے گا یا غریب ماں کو حصہ دے گا یا غریب بھائی پر خرچ کرے گا۔ پس اس پہلو سے یہ معاشرہ انفرادیت کا معاشرہ بنتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی اپنی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں۔ ضرورتیں پوری نہ ہونے کا مضمون غربت سے تعلق نہیں رکھتا۔ یہ قناعت سے تعلق رکھتا ہے یعنی اکثر صورتوں میں قناعت سے تعلق رکھتا ہے۔ مغربی معاشرہ جتنا امیر ہوتا چلا جا رہا ہے اتنی ہی زیادہ ان کی طلب بھڑک رہی ہے اور ھل من مزید کی آواز اٹھ رہی ہے لذت یابی کے جو کچھ بھی سامان ان کو مہیا ہوتے چلے جا رہے ہیں ان کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ بنیادی حق بن جاتا ہے۔ اس سے آگے مزید کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں کے ٹیلی ویژن' یہاں کے ریڈیو' یہاں کے دوسرے ذرائع ابلاغ اس شکل میں ایک فرضی جنت کو ان کو سامنے رکھتے ہیں جو دور سے جنت ہی دکھائی دیتی ہے اور ہر انسان اس کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن عملاً وہ جنت نہیں ہے وہ سمندر کے پانی کی طرح ایک جنت ہے جو پیاس بجھانے کی بجائے اسے بھڑکاتی چلی جاتی ہے۔

حقیقی جنت گھر کی تعمیر میں ہے۔ حقیقی جنت رحمی رشتوں کو مضبوط کرنے میں ہے اور اسی لئے (کلام الٰہی) نے اس مضمون پر (-) روشنی ڈالی (-) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ وآلہ وسلم نے کمال فراست اور کمال عارفانہ نگاہ ڈالتے ہوئے اس (-) کو نکاح کے موقعہ کے لئے منتخب فرما لیا۔ یہ فراست کے نتیجہ میں بھی تھا' آپ کے عرفان کے نتیجہ میں بھی تھا لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ گو میرے علم میں کوئی ایسی حدیث نہیں آئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسا خدا تعالیٰ کی واضح وحی کے نتیجہ میں کیا مگر چونکہ آپ کا دستور یہ تھا کہ وحی کے سوا کوئی قدم نہیں اٹھاتے تھے اس لئے مجھے کامل ایمان اور یقین ہے کہ فراست کے علاوہ اس کا وحی سے بھی تعلق تھا۔ ضمناً آپ یہ کہ [illegible] ہیں کہ اگر فراست سے تعلق تھا تو پھر وحی سے کیسے ہوا اور اگر وحی سے تھا تو پھر فراست سے کیسے ہوا؟

اس سوال کا جواب (کلام الٰہی) نے خود دے دیا ہے (کلام الٰہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نور کی مثال یا خدا کے نور کی مثال آپ کی شکل میں یوں پیش کرتا ہے کہ گویا آپ ایک ایسا شفاف تیل تھے جو از خود بھڑک اٹھنے پر تیار بیٹھا تھا۔ اس کے اندر ایسی پاکیزہ صفات تھیں کہ اگر خدا کی وحی نازل نہ بھی ہوتی تو اس نے دنیا کے لئے روشنی کے ہی سامان کرنے تھے۔ اس پر خدا کی وحی کا نور نازل ہوا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ وعلیہ آلہ وسلم نورٌ علیٰ نور بن گئے۔ پس وحی کا فراست سے بھی گہرا تعلق ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف انبیا کی وحی کے مرتبہ میں فرق ہے اور اس کی صفائی اور روشنی میں فرق ہے ورنہ خدا تو وہی ہے جس نے ہر نبی کی طرف وحی بھیجی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] وسلم کو جو روشن تعلیمات نصیب ہوئیں ان تعلیمات میں یقیناً آپ کی خداداد فراست کا دخل تھا جس پر نور وحی نے نازل ہو کر اسے نورٌ علیٰ نور بنا دیا۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی پر عیسائیت کی یلغار

ذیل کا مضمون ہفت روزہ تکبیر کراچی شمارہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

(ادارہ)

فاطمہ ولد الیاس حسین جو پہلے مسلمان (اہل تشیع) تھی اور اب سوزینہ بن چکی ہے جعفر طیار سوسائٹی ملیر کی رہائشی ہے' اس کی شادی ۹۔ جنوری کی شام سیمی نام کے نوجوان سے ہوئی جو ایک عیسائی ہے۔ سیمی "ابتدا" نامی رفاہی ادارے کا فیلڈ ورکر ہے۔ فاطمہ (نیا نام سوزینہ) پہلے ایک گارمنٹ فیکٹری میں کام کرتی تھی لیکن اب ٹرینٹی گرلز ہائی سکول کی کنٹین پر ملازم ہے۔ فاطمہ کی ایک دوست نے ہمیں بتایا کہ ایک طویل عرصے سے عیسائی مشنری فاطمہ پر کام کر رہے تھے' فاطمہ کیسے ان کے چنگل میں پھنسی؟ اس کا ذکر کرتے ہوئے اس نے بتایا کہ سیمی کی بہن سے فاطمہ کی دوستی تھی اور جب اس کی شادی ہوئی تو وہ کچھ دن ان کے ہاں جاکر ٹھہری۔ وہاں پر اس کی ملاقات اڈینس نامی ایک مشنری خاتون سے ہوئی اور اس طرح اس نے اڈینس کے ہاں آنا جانا شروع کر دیا۔ اڈینس کئی مرتبہ فاطمہ کے گھر بھی آئی ان ملاقاتوں کے بعد فاطمہ اسلام کے متعلق عجیب و غریب سوال کیا کرتی۔ اس کے والدین اس کی حرکتوں سے سخت نالاں تھے' لیکن وہ اس سب کو تعلیم کا قصور گردانتے لیکن ایک دن انہیں سخت حیرت ہوئی جب سوزینہ نے انہیں بتایا کہ وہ اسلام چھوڑ چکی ہے' اب اس کا مذہب عیسائیت ہے گھر والوں کی ناراضگی کے سبب سوزینہ سیمی کی بہن کے ہاں چلی گئی اور وہیں رہائش اختیار کرلی' کچھ دنوں بعد اڈینس نے سیمی کو سوزینہ سے شادی کے لئے کہا۔ سیمی نے جو پہلے ہی اس کے لئے تیار تھا' فوراً ہاں کردی اور اس طرح دونوں نکاح میں منسلک ہو گئے' لڑکی کے والدین نے نکاح میں شرکت سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ لڑکی کی طرف سے نکاح نامہ پر دستخط بھی روحانی بھائی اور بشپ نے کئے۔ فاطمہ عرف سوزینہ آج بھی سیمی کے ساتھ اس کے گھر نمبر ۷۹۰۔ گلی نمبر سی۔ ۳۶ محمود آباد نمبر ۵ میں رہتی ہے۔ فاطمہ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ واحد نہیں۔ پاکستان میں انتہائی خاموشی سے عیسائی مشنریوں کی ایک بڑی تعداد اسلامی ریاست کی نظریاتی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہے بظاہر سرمایہ کاری یا فلاحی ادارے کی آڑ میں آنے والے غیر ملکیوں کی بڑی تعداد عیسائی مبلغوں پر مشتمل ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں ان کے لئے تبلیغ کی سرگرمیوں پر پابندی نہیں' اس کے لئے کوئی قانون موجود نہیں یہاں تک کہ کچھ عرصہ قبل ایک پاکستانی پادری پیٹرک بی اسٹائن نے واشنگٹن کے دورے پر ایک کانفرنس میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان میں بطور مسیحی مبلغ جہاں بھی گئے' ان کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کیا گیا وہ پاکستان میں پوری آزادی کے ساتھ مسیحیت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں' انہیں حکومت یا عوام کی طرف سے کوئی گزند نہیں پہنچی۔

(روزنامہ جنگ ۲۵ جنوری ۱۹۹۲ء)

مشنریوں کی راہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہونے کے سبب انہوں نے یہاں بڑے منظم ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ مختلف فلاحی اداروں نے نام پر تبلیغ کا انتہائی منظم کاروبار ہو رہا ہے۔ نوجوان طلبہ و طالبات منشیات کے عادی اور غریب عوام ان کا اصل ہدف ہیں۔ کراچی کے مضافات کی غریب بستیاں گوٹھ اور لیاری کا علاقہ ان کی خصوصی توجہ کا مرکز ہیں۔ نوجوان طلبہ کو وظائف اور دیگر پرکشش ترغیبات سے اپنا گرویدہ بنایا جاتا ہے۔ منشیات کے عادی افراد کو علاج کے بہانے اپنے زیر اثر لایا جاتا ہے۔ ان کی برین واشنگ کی جاتی ہے۔ اب تک کراچی میں سینکڑوں مسلمانوں کو انتہائی خاموشی سے عیسائی بنایا جاچکا ہے۔

کراچی میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا سب سے بڑا مرکز آرٹلری میدان کے علاقے میں واقعہ ہوٹل اواری کے بالمقابل ٹرینٹی چرچ ہے جہاں ان سرگرمیوں کا انچارج سنگاپور سے تعلق رکھنے والا پادری یوجین چاند ہے۔ یہ شخص باہر سے نئے آنے والے مشنریوں کا انچارج ہے۔ اس کی زیر نگرانی کراچی میں ۱۵۰ یونٹ کام کر رہے ہیں۔ ٹرینٹی گرلز ہائی اسکول فاطمہ جناح روڈ کا پیٹر ظفر اس کا معاون ہے یہ نئے عیسائی بننے والے افراد کے تمام معاملات کی نگرانی کرتا ہے' ان کو کاروبار کے لئے رقم مہیا کرنے یا ملازمت فراہم کرنے اور رہائش دینے سمیت دیگر مالی معاملات اس کے ذمے ہیں' عیسائی بننے والی لڑکی فاطمہ (نیا نام سوزینہ) بھی اسی کے پاس ملازم ہے۔ یہ شخص عربی پر خاصا عبور رکھتا ہے' قرآن کے حوالے بلا تکان دیتا ہے' اس لئے نئے عیسائی بننے والوں کو اپنی گفتگو اور علم کے بل بوتے پر قابو میں رکھتا ہے۔ پیٹر ظفر بھی پہلے مسلمان تھا اس کی شادی بھی ایک ایسی لڑکی سے ہوئی جو پہلے آغاخانی تھی اور جس نے بعد میں عیسائیت قبول کرلی۔

کراچی میں مشنریوں کے ۱۵ مشن کام کر رہے ہیں۔ ان کے تحت ایک وسیع نیٹ ورک ہے سینکڑوں رضاکار اس نیٹ ورک کے تحت کام کرتے ہیں۔ پادری یوجین چاند' پال لوڈے' گورڈن نکل' پادری اڈینس نذیر' صادق ڈانیال' فلپ سیمسن' جون بادر' مسز ہیلن اور بشپ رڈون (Rudvin) مختلف سرگرمیوں کے انچارج ہیں' یونس کھوکھر اور پیر بخش طیب سلیم دونوں مقامی عیسائی ہیں' لیکن یہ بھی ان کی ٹیم میں شامل ہیں' یہ لوگ او۔ ایم۔ ٹی کے نام سے کام کرتے ہیں۔ اس ٹیم کو کچھ عرصہ پہلے کراچی میں خطرناک قرار دے کر پولیس نے اس کے تمام دفاتر بند کردیئے تھے' لیکن اب اس کے ارکان دوبارہ اسکول اساتذہ ڈاکٹروں اور فلاحی اداروں کے ملازمین کی صورت میں کام کر رہے ہیں۔

۷ ۲۴ اسٹاف لائین بھی مشنری سرگرمیوں کا اہم مرکز ہے۔ زرد رنگ کے اس مکان کی مالکن ایک اسکول ٹیچر اڈینس ہے۔ برطانوی شہریت کی حامل یہ خاتون بظاہر ٹرینٹی گرلز اسکول میں سینئر ٹیچر کی حیثیت سے کام کرتی ہیں مگران کے ذمے خواتین میں عیسائیت کی تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔ مسز ہیلن ان کی معاون ہیں یہ اب تک اپنی تعلیمات کے ذریعے درجنوں غریب لڑکیوں کو عیسائی بنا چکی ہیں۔ سوزینہ نے بھی اس کی تعلیم سے ہی عیسائیت قبول کی ہے۔ اڈینس کی زیر نگرانی درجنوں فیلڈ ورکر کام کرتی ہیں نئی عیسائیت قبول کرنے والی خواتین بھی ان ورکروں میں شامل ہو جاتی ہیں۔ یہ فیلڈ ورکر گھر گھر جاکر خواتین میں لٹریچر تقسیم کرتی ہیں ان پڑھ خواتین سے ملاقاتیں کرتی ہیں' نوجوان غریب لڑکیوں سے دوستی کرتی ہیں پھر دوستی کے بہانے ان کو مختلف مخلوط پروگراموں میں شریک کرایا جاتا ہے اور عیسائی لڑکوں سے ان کی دوستی کرائی جاتی ہے۔ ہر لڑکے کو ٹارگٹ دیا جاتا ہے۔ مسز اڈینس اس دوستی کرانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اس طرح مسلمان لڑکیاں جال میں پھنس جاتی ہیں۔ منشیات کے عادی افراد کی بیویاں بیٹیاں بھی ان کا خصوصی ہدف ہیں فیلڈ ورکر ان سے ہمدردی کے بہانے تعلقات استوار کرتی ہیں' ان کی مالی امداد کرتی ہیں اور پھر ان کو ہنر سکھانے یا ملازمت دلوانے کے لئے کسی نہ کسی کرسچن ادارے سے منسلک کر دیا جاتا ہے' جہاں ان کو کرسچن لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے عیسائیت کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔

مشنری اداروں کا ایک بڑا ہتھیار فلاحی ادارے ہیں' ان کے ذریعے ایک طرف تو یہ غیر ممالک سے آنے والے مشنریوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور دوسری طرف ان اداروں میں آنے والے مسلمانوں کو عیسائیت کی تبلیغ دی جاتی ہے۔ "ابتدا" ترک منشیات کا اہم ادارہ ہے' اس کا مقولہ ہے۔ ابتداء ہم' انتہا آپ۔ دو پادری فلپ سیمسن اور پال ٹیکسٹر اس کے نگران ہیں۔ یہاں ان نشہ بازوں کو لایا جاتا ہے جو مالی اور جسمانی طور پر ناکارہ ہو جاتے ہیں' ان کی اور ان کے اہل خانہ کی امداد کی جاتی ہے انہیں باور کرایا جاتا ہے کہ یہ خداوند یسوع مسیح کی طرف سے آپ کے لئے عطیہ ہے اور صرف خداوند یسوع مسیح کی دعا سے ہی آپ نشہ چھوڑنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یسوع ہی آپ کو نشے سے آزاد کرا سکتا ہے' درجنوں لوگ یہاں عیسائیت قبول کر چکے ہیں ان میں سے نصف درجن ہندو بھی ہیں۔ جو نوجوان یہاں داخل ہوتے ہیں اور صحت یاب ہو جاتے ہیں' ان سے اس قسم کے الفاظ کہلوائے جاتے ہیں کہ "سب کچھ یسوع مسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے' اس لئے اب صحت یاب ہونے کے بعد میں یسوع کی خدمت کرتا رہوں گا"۔

نشہ بازوں کے اہل خانہ کو دیکھ بھال کے بہانے ابتدا میں لایا جاتا ہے' جہاں انہیں رام کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ نشہ بازوں کے معصوم بچوں پر خصوصی طور پر توجہ دیتے ہیں کیونکہ ان کے معصوم ذہن بہت جلد ان کی باتوں پر ایمان لے آتے ہیں۔

فیملی پلاننگ اور نشہ بازوں کی بیویاں

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس۔ مکان نمبر ایچ ۴۲۔ بلاک نمبر ۶ کراچی سے شائع ہونے

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

عالمی مدبر گنریارنگ سے ملاقات

کل میں حسب معمول دس بجے کے قریب یونیورسٹی میں حاضر ہوا تو ہمارے شعبہ کے سٹاف روم میں صدر شعبہ اور دوسرے سینئر اساتذہ کے علاوہ ایک نہایت وجیہہ مگر معمر بزرگ تشریف فرما تھے۔ صدر شعبہ نے میرا تعارف تو مہمان بزرگ سے کروایا لیکن ان کا نام مجھے نہ بتایا۔ وہ صاحب فرمانے لگے "میں ۱۹۳۵ء میں متحدہ ہندوستان میں سویڈن کا سفیر تھا اور اس کے بعد پاکستان بھی جانا ہوا مگر اس سارے سفر کے دوران میں کراچی اور دہلی کے درمیان سفر ہی میں رہا کبھی ادھر کبھی ادھر" سب لوگ نہایت ادب سے ان سے پیش آرہے تھے اور ان کی ہر بات کو نہایت توجہ سے سنتے تھے۔ میں نے بھی غور سے دیکھا تو ان کی شکل کچھ مانوس سی لگنے لگی۔ کچھ تامل کے بعد میں نے اپنی بائیں طرف بیٹھے ہوئے رفیق کار سے آہستگی سے پوچھا۔ "کیا یہ گنریارنگ ہیں؟" انہوں نے فرمایا: ہاں اور پھر توجہ سے مہمان کی باتیں سننے لگے۔

سفیر' ڈاکٹر گنریارنگ' عالمی سفارتی حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ پچاس کی دہائی میں آپ اقوام متحدہ میں سویڈن کے سفیر تھے اور اس کے سکریٹری جنرل ڈاگ ہیمر شولڈ کے دست راست سمجھے جاتے تھے۔ پاکستان و ہند کے مابین کشمیر کے تنازعہ میں اقوام متحدہ کی طرف سے بطور ثالث بھی مقرر کئے گئے تھے اور اسی حیثیت میں آپ پاکستان تشریف لائے تھے ان دنوں پاکستان کے وزیر خارجہ فیروز خان نون تھے۔

پچھلے برس ڈاکٹر گنریارنگ کی خود نوشت سوانح حیات کا دوسرا حصہ مجھے ملا۔ اس میں آپ نے پاکستان اور کشمیر کے بارہ میں پاکستان کے موقف کے باب میں نہایت مفید باتیں لکھی ہیں۔ میں نے پاکستان کے سفیر ایکسی لنسی ارشد سمیع خان صاحب سے کہا کہ اس وقت پاکستان کشمیر کے مسئلہ پر عالمی رائے عامہ کو بیدار کرنے کی مہم میں مصروف ہے اگر کسی طریق سے ڈاکٹر گنریارنگ سے رابطہ ہو سکے تو ان کی اس کتاب کے حوالے سے ان سے مفید مطلب باتیں معلوم ہو سکتی ہیں اور عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے ان کی شخصیت کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ مگر سفیر محترم باوجود کوشش کے ڈاکٹر یارنگ سے رابطہ قائم نہ کر سکے۔

میں نے اپنی سی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ گنریارنگ' سویڈن کے جنوب مغربی کونے پر ایک چھوٹے سے گاؤں میں مقیم ہیں اور اپنی علمی سرگرمیوں میں مصروف ہیں سفارت سے بالکل کنارہ کش ہو چکے ہیں اور سفارت کار کی حیثیت سے جو کچھ انہوں نے دیکھا یا سیکھا ہے اسے قلمبند کرنے کے سوا اور کوئی کام نہیں کرتے۔ میں نے اپنے ایک سابق سفیر دوست سے ان کا پتہ حاصل کیا۔ رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ یہ لوگ واقعی ریٹائرڈ زندگی گزارتے ہیں۔ بے فکر' مطمئن مگر مصروف! بے مصرف زندگی بسر کرنا ان کی شریعت میں روا نہیں۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے فیلڈ مارشل منٹگمری کی خودنوشت سوانح حیات پڑھی اس کے آخر میں ایک تصویر ہے جس میں فیلڈ مارشل مذکور اپنے گھر کے لان میں گھاس کاٹ رہے ہیں۔ تصویر کا عنوان ہے: "زندگی کی شام سے بھرپور لطف اندوزی!" ڈاکٹر گنریارنگ بھی زندگی کی شام سے بھرپور لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

کل اس کے سٹاف روم میں انہیں موجود پا کر اتنی خوشی ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ وہ شخصیت جس سے ملنے کی تمنا تھی وہ خود کچھی چلی آئی تھی۔ دولتے ہست کہ یابی سر راہے گاہے۔ ڈاکٹر یارنگ "وسطی ایشیا کے شہروں کے نام اور متعلقہ باتوں" کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ یہ ان کا ذاتی مشغلہ تھا۔ وہ اورینٹ کے سکالروں میں شمار ہوتے تھے اور اپنی سفارتی زندگی کے دوران بھی "عالم سفیر" کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ آپ کی تقریر سننے کے لئے لوگ جوق در جوق آئے تھے یونیورسٹی سے بھی یونیورسٹی کے باہر سے بھی۔ آپ نے سفیرانہ چابک دستی سے اپنے موضوع پر بات شروع کی۔ حقائق کا تجزیہ کیا۔ ترکی۔ عربی اور فارسی ناموں کا تجزیہ کیا۔ ان زبانوں کے قواعد اور اصول بیان کئے اور ڈیڑھ گھنٹے کے لیکچر کے دوران ہلکے پھلکے مزاح کی پھلجڑیاں بھی چھوڑتے رہے۔ دو چار لوگوں نے سوالات بھی کئے ان کے جواب دیئے۔ جب ان کا لیکچر ختم ہوا تو کتنی ہی دیر تک تالیاں بجتی رہیں!۔

لیکچر کے بعد سٹاف روم میں آئے تو اتفاق سے مجھے ان کے ساتھ والی کرسی مل گئی۔ فرمانے لگے۔ "آج تمہارا پاکستانی لباس دیکھ کر مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں پاکستان میں پہنچ گیا ہوں" پھر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کیا اور کہنے لگے وہ احمدی تھے۔ میں نے عرض کیا "میں بھی اللہ کے فضل سے احمدی ہوں" تو آپ خوش ہوئے۔ آپ کو پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والی تمام ناانصافیوں کا علم تھا۔ میں نے سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کا ذکر کیا تو اتنا گہرا تاسف کا سانس لیا کہ بعد میں ایک دو رفقائے کار نے جو اس فیصلہ کے عواقب سے پوری طرح آگاہ نہیں تھے حیرت کا اظہار کیا۔ تب انہیں اور مجھے یہ احساس ہوا کہ سفارت کار' سفارت سے علیحدہ ہو جائے تو بھی اس کی عالمی امور سے دلچسپی پوری طرح برقرار رہتی ہے اور واقعات کے عواقب و نتائج پر ان کی نظر رہتی ہے۔

اگلے روز میں نے اپنے اخباری کالم میں گنریارنگ کو "زندہ اور چلتی پھرتی روایت" کے نام سے یاد کیا تو میرے ایڈیٹر نے فون پر مجھے داد دی۔ گنریارنگ اب ۸۶ برس کے ہیں مگر مستعد اور ذہنی طور پر چاق و چوبند ہیں۔ ہاتھوں میں رعشہ سا آگیا ہے مگر لکھنے پڑھنے سے "باز" نہیں آتے۔ لیکچر کے لئے جو نوٹ تیار کر کے لائے تھے وہ خود اپنے ہاتھوں سے لانگ ہینڈ میں لکھے ہوئے نوٹ تھے۔ سماعت میں ثقل ہے جو عمر کا طبعی تقاضا ہے۔ (ہمارے ہاں تو لوگوں کے کان جوانی ہی میں بند ہو جاتے ہیں۔ یا لوگ کر لیتے ہیں۔)

عالمی سطح کے اس مدبر اور سفارت کار سے ملاقات کا نشہ اتنا شدید ہے کہ جی چاہا "الفضل" کے قارئین کو بھی اس میں شریک کر لوں۔

بقیہ : ص ۴

والے مشنریوں کی سرگرمیوں پر مشتمل ایک پمفلٹ میں کامیابیوں کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے۔

منشیات کے عادی افراد کے اہل خانہ میں ہمارا کام تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ بہترین فیلڈ ورکروں کی ۴۔ ٹیمیں ہمارے پاس تیار ہو گئی ہیں یہ مختلف ٹولیوں کی شکل میں گھروں تک پہنچ رہی ہیں ہماری ماہانہ میٹنگوں کی حاضری بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اب ان میٹنگوں میں منشیات کے عادی افراد کی بیویاں اور اہل خانہ کے علاوہ دیگر خواتین کی ۱۵ سے ۱۳۰ افراد کی حاضری رہتی ہے۔

ہم اپنی پالیسیوں کو مزید جامع بنا رہے ہیں اگل مرحلے میں ہم مختلف نئے ایشوز سامنے لائیں گے' ان ایشوز میں فیملی پلاننگ کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ مختلف پرگراموں سے خطاب کے لئے دیگر ممالک کے علاوہ مسلمان مقررین کو بھی بلایا جائے گا۔ ہمیں نشہ کرنے والوں کی بیویوں کے لئے زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت ہے سابقہ تجربہ کی بنیاد پر اس میں ہمیں زیادہ کامیابیوں کی توقع ہے۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۸۔ جنوری ۱۹۹۳ء)

ہماری تاریخ

ہندوستان کے سیاسی حالات کے پیش نظر انگریزی حکومت قابل اعتراض تحریروں یا تقریروں پر نوٹس لے رہی تھی اور ہر جگہ مقدمات چلائے جا رہے تھے۔ اور ایک عنصر مقدمہ میں گرفتار ہو کر جھٹ معافی مانگنا شروع کر دیتا تھا۔ یہ حالات دیکھ کر حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے اپنی جماعت کے تمام مصنفوں اور لیکچراروں کے نام ایک خاص ہدایت جاری فرمائی۔

اول تو وہ اپنی تحریروں یا تقریروں میں ایسا رنگ ہی اختیار نہ کریں جس سے ملک میں فساد ہو یا شورش پیدا ہو لیکن اگر باوجود ان کی احتیاط کے گورنمنٹ ان میں سے کسی پر مصلحت سے کوئی مقدمہ چلائے تو میں ان سے امید کرتا ہوں کہ وہ صاحب ایمان والی غیرت کو کام میں لائیں گے اور بزدلی سے اجتناب کریں گے۔ ہم گورنمنٹ کے لئے ہر ایک جائز بات کو اختیار کر سکتے ہیں لیکن بداخلاقی کو نہیں اور بزدلی اور جھوٹ دو زبردست بداخلاقیاں ہیں پس جو شخص مقدمہ سے ڈر کر معافی مانگتا ہے جبکہ اس کا نفس یہ کہتا ہے کہ اس نے غلطی نہیں کی اور اپنے اس فعل سے دین حق کی ہتک کرتا ہے وہ دو گناہ کرتا ہے وہ بزدلی کا اظہار بھی کرتا ہے اور جھوٹ بھی بولتا ہے جو لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے۔ جو شخص دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ اس نے جو کچھ کہا یا لکھا ہے اس میں ہرگز کوئی بات خلاف واقعہ یا خلاف تہذیب یا خلاف قانون یا بدنیتی سے نہیں کہی تو اسے گورنمنٹ کے غضب سے بچنے کے لئے خدا کے غضب کو اپنے اوپر نہیں بھڑکانا چاہئے اس کے ساتھ ہی حضور نے یقین دلایا کہ اگر کوئی شخص خدانخواستہ کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے جس میں اس کا کوئی قصور نہیں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

جوجوبا۔۔۔ایک نامیاتی روغنی بیج والا پودا

پاکستان باوجود ایک زرعی ملک ہونے کے اور باوجود ایک بہترین زرعی رقبہ رکھنے اور دنیا میں بہترین آب پاشی کا سسٹم رکھنے کے زرعی طور پر ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسے نہ صرف گندم بلکہ خوردنی تیل بھی امپورٹ کرنا پڑتا ہے اور سالانہ دس ارب روپے اس ضمن میں خرچ کرنے پر مجبور ہے۔ للہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ روایتی وغیر روایتی تیلدار اجناس کے رقبہ و پیداوار میں اضافہ کر کے ملک کو خوردنی تیل کی پیداوار میں خود کفیل بنایا جائے اس سلسلے میں نامیاتی روغنی بیج والا پودا جوجوبا ایک ادارہ پاکستان میں متعارف کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ قارئین کے لئے اس کی تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں

جو جو با ایک نامیاتی روغنی بیج والا ایک صحرائی اور نیم صحرائی پودا ہے جو ہلکی' ریتلی اور کڑوے پانی والی زمینوں پر اچھی طرح کامیابی سے کاشت ہوتا ہے اس پودے کے پتے موٹے ہوتے ہیں۔ جو تبخیر کے عمل کو روکتے ہیں اور اس طرح یہ پودا جوان ہونے پر کم پانی یا صرف بارش پر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ پودے کی اوسط عمر ۱۲۶ سال ہے۔

اس کے بیج میں تیل کی مقدار ۵۰ سے ۶۰ فیصد ہوتی ہے جس کی غیر معمولی خصوصیات ہیں۔ تیل بنولہ یا سورج مکھی یا مکئی میں ٹرائی گلیسرائڈ (triglecrides) کثرت سے ہوتے ہیں جو صحت کے لئے موزوں تصور نہیں کئے جاتے۔ لیکن جو جو با سے حاصل کردہ تیل میں ایسٹرز (esters) بہ کثرت ہوتے ہیں۔ یہ وہ واحد تیل ہے جو وہیل مچھلی سے نکلنے والے تیل کے متبادل سمجھا جاتا ہے۔ خوردنی تیل کے علاوہ جو جو با کا تیل کاسمیٹکس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان میں اس پودے کی کاشت کے تجربات پنجاب اور سندھ کے مختلف علاقوں میں کئے گئے ہیں جہاں اس کی فصل بہت اچھی پیداوار دے رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بارانی' ریتلے اور کھاری پانی والے رقبوں سے اس سے آمدنی کا اندازہ تقریباً "۶۰۰۰ سے ۷۰۰۰ امریکی ڈالر فی ایکڑ تک ہے۔ جس کا مطلب ہے اندازاً "دولاکھ روپیہ۔

کاشت کے بعد اوائل چند سالوں میں جو جو با کو آب پاشی کی ضرورت رہتی ہے لیکن جب پودے چار یا پانچ سال میں اپنی جڑیں ۲۰ فٹ تا ۳۰ فٹ گہرائی تک لے جائیں تو ہو سکتا ہے یہ پودے صحرائی و نیم صحرائی حالات میں کامیابی سے پھل دے سکیں۔ البتہ کاشت کے وقت سے لیکر پودے کے جوان ہونے تک ابتدائی سالوں میں پودے کو کامیابی سے چلانے کے لئے بہتر اور مناسب آب پاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔

جو جو با کی کاشت کے لئے زمین ریتلی اور بہتر نکاس والی ہونی چاہئے۔ نیچے کوئی سخت تہہ نہ ہو تاکہ پودے کی افزائش میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اگرچہ جو جو با واحد پودا ہے جو کھاری اور کڑوے پانی پر بھی اگ سکتا ہے لیکن کاشت کے وقت اگر زمین میں "پوسٹ ہول ڈگر" کی مدد سے چار فٹ گہرائی تک ورما سے سوراخ کر لیا جائے اور اس سوراخ میں مٹی اور ریت کا آمیزہ ڈال کر پودوں کی کاشت کی جائے تو پودا جلد ترقی کرے گا اسی طرح شروع کے سالوں میں بہتر پانی آب پاشی کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے زمین سیم تھور سے بھی پاک ہونی چاہیے۔

جو جو با کی مخلوط کاشت کپاس دیگر روغنی اجناس اور سبزیوں وغیرہ کے ساتھ کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ کھیلیوں کا درمیانی فاصلہ ۱۱ فٹ سے ۱۶ فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۳ سے ۶ فٹ تک رکھا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں زیر زمین پانی کا ۶۸ فی صد حصہ کڑوے اور کھاری پانی پر مشتمل ہے یہ پودا چولستانی اور راجستھانی صحراؤں کے زیر زمین کڑوے اور کھاری پانی کو برائے آب پاشی برداشت کر لیتا ہے۔ بشرطیکہ زمین ریتلی اور بہتر نکاس والی ہو۔

جو جو با سے حاصل ہونے والے تیل کا مستقبل درخشاں ہے اس کے استعمالات کے بارے میں روزبروز نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر جو جو با کے تیل کا زیرو کیلوری (Zero Calorie) والا نباتاتی تیل کا متبادل استعمال مزید چالیس ہزار ٹن سالانہ کی کھپت کا ضامن ہے۔

جو جو با کی پاکستان میں کاشت کا سہرا ایک پرائیویٹ ادارے کے سر ہے جس کا پتہ درج ذیل ہے اس فصل کے متعلق مزید معلومات کے لئے اس کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس محدود تعداد میں جو جو با کے پودے اور اعلیٰ کوالٹی کا Hybrid بیج (جو کہ درآمد شدہ ہے) بھی برائے فروخت موجود ہے۔

Lt. Col. (Retd.) K. B. Kanju
Agrosystems (Pvt) Ltd.,
25-YNew Multan Colony.,
Opp. Behari Colony
Multan
Phone: 550560-554551
Fax: 511388

بقیہ : ص ۳

بیاہ شادی کے موقعہ پر اس (-) کا انتخاب غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے اور گھروں کی تعمیر میں (-) ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یاد کراتا ہے کہ تم ایک جان سے پیدا ہوئے تھے۔ اگرچہ تعداد میں بڑھ رہے ہو اور پھیلتے چلے جا رہے ہو لیکن ہمیشہ ایک جان کی طرف لوٹنے کی کوشش کرتے چلے جانا اور یہ تبھی نصیب ہو گا اگر گھر کے تعلقات کو مضبوط کرو گے اور رحمی رشتوں کو استوار کرو گے۔ اس میں حکمت کا ایک بہت بڑا اور گہرا راز یہ ہے کہ قومی تعمیر اور قومی یکجہتی پیدا کرنا ناممکن ہے جب تک گھروں کی تعمیر نہ ہو اور گھروں میں یکجہتی نہ ہو۔ جس قوم کے گھر منتشر ہو جائیں وہ قوم اکٹھی نہیں رہ سکتی۔ اس کے مفادات بکھر جاتے ہیں۔ جس قوم کے گھروں میں امن نہیں اس قوم کی گلیاں بھی ہمیشہ امن سے محروم رہیں گی۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ آپ ان ممالک کے جرائم کا جائزہ لے کر دیکھیں جن ممالک میں آج کل باوجود اقتصادی ترقی کے' باوجود علمی ترقی کے نہایت خوفناک قسم کے جرائم پا رہے ہیں اور دن بدن زیادہ بھیانک ہوتے چلے جا رہے ہیں تو آپ کو اس کی آخری وجہ یہی معلوم ہو گی کہ گھر ٹوٹنے کے نتیجہ میں یہ جرائم بڑھے ہیں۔

انگلستان میں آج کل ایک نہایت ہی دردناک جرم کے تذکرے ہو رہے ہیں۔ ہر خبر میں اور ریڈیو' ٹیلی ویژن کی ہر نشریہ (Announcement) میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ بعض بدبختوں نے گندی ننگی فلمیں بنانے کے لئے معصوم بچوں کو اغوا کیا اور جس قسم کی خوفناک فلمیں وہ بنانا چاہتے تھے ان فلموں کے بنانے کے دوران تقریباً ۴۰ بچے موت کے گھاٹ اتار دیئے۔ کیسا کیسا بھیانک ظلم ان پر کیا ہو گا اور ان کی چیخیں سننے والا اور ان کی پکار سننے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ ایسا دردناک واقعہ ہے کہ ساری قوم کا سر شرم سے جھک جاتا ہے بلکہ انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے لیکن دیکھ لیجئے۔ اس کی آخری وجہ یہی ہے کہ انفرادیت کی وجہ سے گھر ٹوٹ رہے ہیں اور لذت یابی کے شوق نے قوم کو پاگل کر دیا اور چونکہ گھروں میں امن نہیں رہا اور گھروں میں دلچسپی نہیں رہی اس لئے ایسے گھروں میں پلنے والے نوجوان گلیوں میں نکلتے ہیں لیکن امن کی تلاش میں نہیں بلکہ لذت کی تلاش میں اور اپنی لذت کی خاطر وہ دوسروں کے امن برباد کرتے ہیں۔ یہ Drug addiction (نشے کی لت) یا دیگر Pornography (فحش نگاری' فحش فلمیں) ہر قسم کی جتنی بھی خرابیاں ہیں ان کی آخری وجہ یہی ہے۔

پس اگرچہ گھر توڑنے میں نفرت نے دخل دیا یا نفرت نے کوئی کردار ادا نہیں کیا مگر گھر کے ٹوٹنے کے نتیجہ میں نفرت ہوئی ہے اور عملاً آخر نفرت پر بات ٹوٹتی ہے۔ گھر ٹوٹنے کے نتیجہ میں سارے معاشرہ میں بے اطمینانی اور بے اعتباری اور نفرت کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور چونکہ لذت یابی کی تلاش باہر گلیوں میں ہوتی ہے اس لئے قطعاً کوئی احساس نہیں رہتا کہ کسی کو کیا تکلیف پہنچے گی' کسی کو کیا دکھ ہو گا۔ تھوڑا سا روپیہ حاصل کرنے کے لئے Mugging (زبردستی بھیک مانگنا) کرتے وقت بعض دفعہ ہاتھ بھی کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

یہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے کہ جب میں امریکہ گیا تو اپنی بیوی اور دو بچیوں کو لے کر میں ہارلم دیکھنے گیا۔ مجھے وہاں جانے سے لوگوں نے بڑا ڈرایا۔ انہوں نے کہا وہاں جاتے ہو' وہ تو بہت ہی خطرناک جگہ ہے۔ پھر اوپر سے بیوی اور بیٹیوں نے برقعہ پہنا ہوا ہو گا تو پتہ نہیں زندہ بچ کے آتے ہو کہ نہیں۔ میں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ دن دہاڑے کیا ہو گا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک ایسی ہی مشرقی خاتون اپنے ہاتھ میں سونے کا موٹا کڑا پہنے ہوئے جا رہی تھی تو چونکہ اتنا وقت نہیں تھا کہ چھینا جھپٹی کر کے وہ کڑا اتارا جا سکے اس لئے ایک شخص نے تیز چاقو سے اس کی کلائی کاٹ دی اور کڑا زمین پر گرا تو وہ اسے لے کر بھاگ گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں یہ حالت ہے۔ یہ حالت صرف وہاں نہیں بلکہ ہر جگہ یہ حالت بنتی چلی جا رہی ہے۔ اور سفاکی بڑھ رہی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گھروں میں امن نہیں۔ اگر کسی سوسائٹی میں گھروں میں محبت مرجود ہو۔ گھروں میں پیار ہو۔ صرف میاں بیوی کے تعلقات یا مرد عورت کے تعلقات ہی لذت کا ذریعہ نہ ہوں بلکہ بہن بھائی کے تعلقات کو تقویت دی جائے' ماں بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے' باپ بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

حفصہ انعم بنت شیخ خالد محمود اوکاڑہ

نوید عاطف ولد چوہدری محمد اسلم آصف دادو

خالد مبشر ابن مبشر مجید باجوہ اوکاڑہ

لبنیٰ سوسن بنت مبشر مجید باجوہ اوکاڑہ

راضیہ رحمٰن بنت عبد الرحمان چک۔ نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا

ثناء ارشد بنت محمد ارشد جاوید مقام حیات سرگودھا

بلال احمد ابن محمد انور سرگودھا

عثمان احمد ابن ڈاکٹر انیس احمد سرگودھا

مریم بنت محمود احمد کلیار ٹاؤن سرگودھا

صوبیہ انجم بنت انور علی پٹھان گولارچی ضلع بدین سندھ

ماہم صفدر بنت شیخ محمد صفدر اوکاڑہ

سائرہ سعید بنت شیخ سعید احمد اوکاڑہ

حرا مقصود بنت چوہدری مقصود احمد اوکاڑہ کینٹ

فرج - فریزر - کوکنگ رینج - گیزر واشنگ مشین - ہیٹر کے لئے
احمد برادرز
شہناز پلازا چاندنی چوک راولپنڈی فون - 420958 - 841045

جائے اور رشتے داروں کے دیگر تعلقات کو بھی جو (کلام الٰہی) کی اس آیت میں سب شامل ہیں۔ (رحمی رشتوں میں میاں کے رحمی رشتے بھی آجاتے ہیں اور بیوی کے رحمی رشتے بھی آجاتے ہیں اور ایک وسیع خاندان بن جاتا ہے) اس پہلو سے اگر گھروں کی تعمیر کی جائے تو گھر کے اندر ہی انسان کو ایسی لذت محسوس ہوتی ہے کہ بہت سے ایسے بچے جو ایسے خوش نصیب گھروں میں پلتے ہیں ان کو قطعاً کوئی شوق نہیں ہوتا کہ سکول سے آکر یا کام سے آکر دوبارہ جلدی سے باہر نکلیں یا Pubs (شراب خانوں) کا رخ اختیار کریں یا دوسری گندی سوسائیٹیوں میں جو آج کل انسان کو وقتی طور پر لذت دینے کے لیے بنائی جاتی ہیں ان میں جا کر اپنے وقت کو ضائع کریں۔ یہی وہ معاشرہ ہے جو دراصل بعد میں شراب کو تقویت دیتا ہے۔ جوئے کو تقویت دیتا ہے۔ ہر قسم کی برائیاں اس معاشرے میں پنپتی ہیں اور نتیجۃً گھر ٹوٹ جاتے ہیں۔

باقی ص ۵ پر

اور وہ بہادری سے اپنے ایمان اور اپنی ضمیر کی پیروی کرے تو میں اور میرے ساتھ اخلاص رکھنے والی تمام جماعت اس کی ہر ممکن اور ہر جائز مدد کرے گی اور قانونی طور پر جس قدر بھی اس کی تائید کر سکے گی اس کی تائید کرے گی۔ اس شخص کا غم ہمارا غم ہو گا اور اس کی مصیبت ہماری مصیبت۔ لیکن جو شخص بزدلی سے کام لے گا اور اپنی ضمیر کے خلاف جھوٹ سے اپنی مصیبت کو ٹلانا چاہے گا وہ ہم میں جگہ نہیں پائے گا۔ اور خدا کی پاک جماعت اسے اپنی آغوش میں نہیں لے گی۔

بقیہ : ص ۱

صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی بات کریں تو ان کے آباء واجداد خاندان۔ قومیت کا کسی قسم کا کوئی تصور ہرگز ذہن میں نہیں آتا ایک ایسا پاک آسمانی شہزادہ دکھائی دیتا ہے جو کلیتہً خدا کا ہو چکا تھا اور اس نے اپنے خون کے ایک ایک قطرہ سے اپنی وفا ثابت کی۔ اس کو ذکر کم آباء کم کہتے ہیں یعنی مذہبی اصطلاح میں آباء کا ذکر کرنا اور یہ ذکر تو خدا پر ختم ہوتا ہے اور خدا کے علاوہ اس ذکر کی حقیقت کوئی نہیں رہتی۔ ذکر بنتا ہی نہیں۔ ان بزرگوں کا ذکر کر کے ناممکن ہے کہ خدا یاد نہ آئے پس ان معنوں میں آپ اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔

(از خطبہ ۳۰/اپریل ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۳۔ اکتوبر۔ گرمی صرف دن کو محسوس ہوتی ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۲ درجے سنٹی گریڈ

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مخلوط حکومت خارج از امکان ہے۔ ہم مرکز اور صوبوں میں حکومتیں بنائیں گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ مرکز اور صوبوں میں ایک ہی روز اقتدار منتقل کرنے والے ایک ہی دن دونوں انتخابات کے لئے کیوں تیار نہ تھے۔ انتقال اقتدار میں وفاقی اور صوبائی سطح پر دو تین دن کا فرق ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ واضح اکثریت نہ ہونے کے باوجود ہم اسمبلی میں بل پیش کر کے اپوزیشن کو آزمائیں گے اور بے نقاب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۵۔ اکتوبر کو قوم پر حقیقت عیاں ہو جائے گی نگران حکومت ہارس ٹریڈنگ کا سختی سے نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۔ دن کی بات ہے پتہ چل جائے گا کہ کون کہاں کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی طرف سے دھاندلی کا الزام افسوسناک ہے۔

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ انتقال اقتدار میں بھی غیر جانبداری برقرار رہے گی۔ سینیٹر اشتیاق اظہر نے صدر سے ملاقات کر کے سندھ کے شہری علاقوں میں قومی اسمبلی کے انتخابات دوبارہ کرانے کا مطالبہ پیش کر دیا۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات مسٹر نثار میمن نے کہا ہے کہ اگر یہ الیکشن انجنیئرڈ ہوتے تو یہ عمل انتخابات سے پہلے شروع ہو جاتا۔ مسلم لیگ (ن) نے غلط الزامات لگائے ہیں ہم نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اب حکومتیں بنانا سیاسی قوتوں سیاستدانوں اور اسمبلیوں کا کام ہے۔ انتخابات کے دو دن بعد آواز کا اٹھنا اور جتوئی کا دو سال کے بعد دھاندلی کی بات کرنا دونوں افسوسناک ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ جب اللہ نے چاہا تو بے نظیر ہی وزیر اعظم ہوں گی۔ انہوں نے اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر پی پی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر صرف نعروں سے وزیر اعظم نہیں بنیں گی ان کے لئے دعا بھی کریں۔

○ مسٹر نواز شریف نے تجویز پیش کی ہے کہ اس سوال پر ریفرنڈم کرا لیا جائے کہ وزیر اعظم کون ہو گا؟ نگران وزیر اعظم کے سامنے یہ تجویز انہوں نے سرتاج عزیز کے ہمراہ ملاقات میں پیش کی۔

○ موجودہ الیکشن کے بعد پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار مرکزی اور صوبائی حکومتیں مذہبی جماعتوں کے دباؤ سے آزاد ہوں گی۔ ماضی کی طاقتور مذہبی جماعتیں سیاسی افق پر بہت پیچھے چلی گئی ہیں تینوں دینی اور مذہبی محاذ چاروں صوبوں سے صرف ۱۳۔ سیٹیں جیت سکے۔ جبکہ انہوں نے کل ۲۳۵۔ امیدوار کھڑے کئے تھے۔ مذہبی گروپوں کو چاروں صوبوں سے صرف ۳ء۶۵ فیصد ووٹ ملے۔ قومی و صوبائی اسمبلی کی مجموعی مسلم نشستوں کی تعداد ۵۵۶ ہے جن میں سے مذہبی جماعتوں کو صرف ۲۲ حاصل ہوئیں۔ قومی اسمبلی میں مجموعی طور پر ۹ نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ اسلامی فرنٹ کی پبلسٹی مہم بے نتیجہ رہی۔ سرحد جو کبھی مذہبی جماعتوں کا قلعہ مانا جاتا تھا وہاں سے ۸۰ میں سے ۶ نشستوں پر کامیابی ملی۔ بلوچستان میں ۴۲ میں سے صرف ۴ مذہبی امیدوار جیت سکے۔ قومی اسمبلی کے انتخابات میں ایم کیو ایم کے بائیکاٹ کے باوجود اسلامی فرنٹ کا صرف ایک امیدوار کامیاب ہوا اور اس نے بھی کل ووٹوں کے ۹ فیصد حاصل کئے۔ سرحد میں مولانا فضل الرحمان پیپلز پارٹی کی بھرپور حمایت کے باوجود اپنی پچھلی کارکردگی بھی برقرار نہ رکھ سکے۔ عبدالستار نیازی دو سیٹوں پر ہارے۔ کراچی میں شاہ احمد نورانی اور قاضی حسین احمد دونوں دس ہزار سے زیادہ ووٹ نہ لے سکے لاہور میں بھی جماعت اسلامی کا گراف بہت نیچے گر گیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے یقینی ختم ہو گئی ہے اب طے ہو گیا ہے کہ پنجاب اور مرکز دونوں جگہوں پر پیپلز پارٹی ہی حکومت بنائے گی۔ "لوٹا کریسی" اور "چمک" کے باوجود پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں نے مرکز اور پنجاب میں کافی اکثریت حاصل کر لی ہے۔

○ پنجاب پیپلز پارٹی کی قیادت میں تبدیلیوں کا فیصلہ کیا گیا ہے مصطفیٰ کھر کو اہم ذمہ داری دینے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اعتزاز احسن اور سلمان تاثیر کو مصطفیٰ کھر کی خالی ہونے والی نشستوں پر قومی اسمبلی میں ضمنی الیکشن لڑوایا جائے گا۔

○ سرحد اسمبلی کے آزاد رکن ملک عطاء اللہ جان پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ پاکستان کی کوئی حکومت ایٹمی پروگرام بند کرنے کی جرات نہیں کر سکتی۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر کے برسر اقتدار آنے سے امریکہ سے تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔

○ سرحد میں مسلم لیگ اور اے این پی کو ۴۶۔ ارکان کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے آزاد امیدواروں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے رابطے تیز کر دیئے۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ مسٹر اکبر بگٹی نے بلوچستان میں حکومت بنانے کے لئے ہم خیال جماعتوں کو دعوت دے دی ہے۔ پیپلز پارٹی اس شرط پر حمایت کر رہی ہے کہ مرکز میں ان کو وزارتیں دیں اور صوبائی حکومت میں نواز گروپ شامل نہ ہو۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان کے قریبی ساتھی مسٹر روئیداد خان آزاد اراکین کو پیپلز پارٹی کے ساتھ ملانے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے دو ٹوک انداز میں کہا ہے کہ نواز شریف کو وزیر اعظم تو کیا میں تو انہیں مسلم لیگی بھی نہیں مانتا۔

○ برطانیہ کے اخبارات نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی مستقل وزیر اعظم بھی بن سکتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ فوج انہیں صدر رہنے کے لئے کہے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی دو روز سے اسلام آباد میں خاموشی کے ساتھ سیاسی سرگرمیوں اور رابطوں میں مصروف ہیں۔

بقیہ : ص ۱

تھی اس طرح نہ صرف یہ کہ ہر شعبہ کے لئے آپریشن کے دن کم تھے بلکہ آپریشن لسٹ بھی کافی محدود رکھنا پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے ایک طرف تو مریضوں کو سہولت کی کمی تھی اور دوسری طرف ہسپتال کی آمدنی بھی متاثر ہو رہی تھی۔

مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر نیز اوپر ذکر کی گئی دیگر باتوں کو مد نظر رکھ کر تجویز کیا گیا کہ پرانے آپریشن تھیٹر کے ساتھ ساتھ ایک نئے تھیٹر کی تعمیر کا کام بھی کیا جائے جو اعلیٰ معیار کا ہو تا کہ مریضوں کی بہتر نگہداشت ہو سکے اور اس میں آپریشن تھیٹر کے عملہ کی سہولتوں کا بھی خیال رکھا جائے

اللہ کا شکر ہے کہ اس کمپلیکس کا ایک بڑا حصہ آج مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں آپریشن تھیٹر، Anaesthesia Induction Room Recovery اور Changing Room Room وغیرہ بین الاقوامی معیار کے مطابق تیار کئے گئے ہیں اس مکمل منصوبے پر تقریباً ۱۹ لاکھ ۹۰ ہزار روپے (جس میں سے ۱۲.۸۶ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں) خرچ آئیں گے یہ فراخدلانہ مدد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص نظر عنایت سے صدر انجمن احمدیہ نے فراہم کی ہے جس کے لئے ہم حضور ایدہ اللہ کے اور صدر انجمن احمدیہ کے ممنون ہیں۔

آخر میں کرنل صاحب نے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس پراجیکٹ کو ثمربار فرمائے اور خدمت انسانیت میں ہم اپنے فرائض بہتر طریق پر ادا کرنے والے ہوں۔

دل کی امراض اور

HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیورٹیو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کے لئے دے کر اس کے اثر اور بے ضرر PLUS HEART TONIC SMELL کے مثبت اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY EACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی شیشی
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:۔ کیورٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، فون سیلز 211283